(1721–1785)

خواجہ میر دردؔ دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد خواجہ ناصر عندلیب خود ایک اچھّے شاعر تھے۔ دردؔ کے گھرانے میں خاص علمی و روحانی ماحول تھا۔ اس ماحول میں خداترسی، قناعت، توکل بے نیازی اور سادہ زندگی تھی۔ دردؔ کو تصوف کا یہ ماحول ورثے میں ملا۔ دردؔ خود بھی سادہ مزاج اور قناعت پسند تھے۔ وہ دہلی کی تباہی کے دنوں میں بھی دہلی چھوڑ کر کہیں نہیں گئے جب کہ اس وقت کے سیاسی اور سماجی حالات کی وجہ سے شعرا کی اکثریت دوسرے شہروں کا رُخ کر رہی تھی۔

دردؔ کے کلام میں تصوف کا رنگ نمایاں ہے۔ ان کی غزل میں خیالات کی پاکیزگی، زبان کی سادگی اور اثر و روانی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

دردؔ نے چھوٹی بحروں میں بہت رواں اور پُر اثر غزلیں کہی ہیں۔ ان کے بہت سے شعر ضرب المثل ہیں۔

غزل

تجھی کو جو یاں جلوہ فرما نہ دیکھا   برابر ہے، دنیا کو دیکھا، نہ دیکھا
مرا غنچۂ دل ہے وہ دل گرفتہ   کہ جس کو کسو نے کبھو وا نہ دیکھا
یگانہ ہے تو آہ بے گانگی میں   کوئی دوسرا اور ایسا، نہ دیکھا
کیا مجھ کو داغوں نے سرو چراغاں   کبھو تو نے آ کر تماشا نہ دیکھا
تغافل نے تیرے، یہ کچھ دن دکھائے   ادھر تو نے لیکن نہ دیکھا، نہ دیکھا

شب و روز اے دردؔ! درپے ہوں اس کے
کسو نے جسے یاں نہ سمجھا، نہ دیکھا

(خواجہ میر دردؔ)

مشق

سوالات

1۔ دردؔ نے غزل کے مطلع میں کیا بات کہی ہے؟
2۔ شاعر اپنے دل کے متعلق کیا کہنا چاہتا ہے؟
3۔ شاعر نے محبوب کو یگانہ کیوں کہا ہے؟
4۔ اس شعر کی تشریح کیجیے:

تغافل نے تیرے، یہ کچھ دن دکھائے   ادھر تو نے لیکن نہ دیکھا، نہ دیکھا